Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
فون ۳۴۹
ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعرات
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۷/۳۲ | ۱۵ رجب ۱۳۹۸ھ - ۲۲ احسان ۱۳۵۷ ہش - ۲۲ جون ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۴۱

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں حضور ان دنوں لندن میں قیام فرما ہیں۔

آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے کرشمے دکھائے اور حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم نتائج ظاہر ہوں۔ آمین

ربوہ ۲۲ جون۔ حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور متلی کی وجہ سے قدرے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کے والد مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب انجنیئر کو ضعف کی تکلیف ہے۔

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کو دل کی تکلیف ہے اور آپ آج کل میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔

اِن ہر دو احباب کے لئے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار غلام محمد ناظر بیت المال خرچ)

ہمارے مبلغِ امریکہ محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کے والد محترم میاں سراج الدین صاحب (سابق مؤذن مسجد اقصیٰ قادیان) کو ۱۲ مئی کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں اور دائیں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اِس وقت پشاور کے خیبر ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(نائب وکیل التبشیر)

کئی دنوں کی شدید گرمی کے بعد گذشتہ شب آندھی آئی اور کچھ بوندا باندی بھی ہوئی جس سے گرمی کی شدّت میں کچھ کمی واقع ہوگئی۔

زعماء کرام انصار اللہ بجٹ کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرماویں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

دین کا علم سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ۔ (التوبۃ: ۱۲۲)

ترجمہ:۔ مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیمِ دین کے لئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین کو پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ"۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

"یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآن شریف میں علم کی مذمّت نہیں بلکہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ہے اور نیم مُلّاں خطرہ ایمان مشہور مثل ہے۔۔۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قُل ربّ زدنی علماً۔ پس اگر علم کوئی معمولی اور چھوٹی سی چیز ہوتی تو یہ دعا آپ کو تعلیم نہ کی جاتی اور پھر فرمایا من یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً۔ غرض ساری سعادتیں علمِ صحیح کی تحصیل میں ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۷)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جماعت احمدیہ انگلستان کی کسر صلیب کانفرنس سے حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب"

"مختلف ملکوں کے مندوبین کے علاوہ عیسائیوں اور پادریوں نے بھی خاصی تعداد میں شرکت کی"

کانفرنس کے متعلق مڈلینڈ برطانیہ کے ہفتہ وار اخبار "سنڈے مرکری" کی خبر کا ترجمہ

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعت احمدیہ انگلستان کی بین الاقوامی کانفرنس کے متعلق مڈلینڈز برطانیہ کے ہفتہ وار اخبار "سنڈے مرکری" (Sunday Mercury) نے ۱۱ر جون ۱۹۷۸ء کو ایک خصوصی شمارہ شائع کیا جو تمام تر کانفرنس کی روداد پر مشتمل خبروں اور تصاویر سے مزیّن تھا۔ اس کے صفحہ اوّل پر جلی عنوانات کے تحت اس نے جو بڑی خبر شائع کی اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

"گزشتہ اتوار کے روز (۴ر جون ۱۹۷۸ء کو) کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن کے ایگزی بیشن ہال کی گیلریاں بھی سامعین سے بھری ہوئی تھیں کیونکہ اس روز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے دنیا کے مختلف ممالک کے ڈیڑھ ہزار سے زیادہ افراد "مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب سننے کے لئے وہاں کھنچے چلے آئے تھے۔

۶۹ سالہ خلیفۃ المسیح حضرت مرزا ناصر احمد نے جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے ایک کروڑ افراد کے روحانی پیشوا ہیں ہال کے مرکزی اسٹیج سے کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ہال جماعت کے ممتاز افراد سے پُر تھا۔ علاوہ ازیں گیمبیا، ماریشس اور سیرالیون کے ہائی کمشنرز اور لائبیریا کے سفیر موصوف بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

اپنے ایک گھنٹہ کے خطاب کے دوران خلیفۃ المسیح کو مسلسل پریس فوٹو گرافروں کے کیمروں کی فلیش لائٹوں اور فلڈ لائٹوں کی چکا چوند کا سامنا رہا۔ ان کے دورہ برطانیہ کی مصروفیات پر مشتمل ایک دستاویزی فلم تیار کیا جا رہا ہے

اس سہ روزہ کانفرنس میں انفرادی طور پر بہت سے عیسائیوں نے اور پادریوں نے بھی شرکت کی۔ ان پادریوں میں ویسٹ منسٹر کے کیتھولک آرچ بشپ کارڈینل ہیوم کے ایک نمائندے اور پولینڈ کے کیتھولک چرچ کے دو باضابطہ نمائندے بھی شامل تھے۔ موخر الذکر دو نمائندے کانفرنس کی کارروائی سننے کے لئے پولینڈ سے برطانیہ آئے تھے۔

اپنے اختتامی خطاب میں خلیفۃ المسیح نے فرمایا "اس کائنات کی بنیادی صداقت توحید باری تعالیٰ ہے ... صرف اور صرف اُسی کی ذات اس لائق ہے کہ زمین و آسمانوں کی تمام مخلوق اُس کی عبادت کرے۔"

احمدیوں کا ایک بنیادی عقیدہ انکے اس دعویٰ پر مشتمل ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے، صلیب سے زندہ اُترنے اور صحتیاب ہونے کے بعد اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں وہ ہندوستان آئے اور طویل عمر پانے کے بعد وہیں انہوں نے وفات پائی۔ ان کا مقبرہ کشمیر کے دارالحکومت سرینگر میں ہے۔

کانفرنس کے دوسرے روز (یعنی ۳ر جون ۱۹۷۸ء) کو کانفرنس میں شرکت کرنے والے چھ سو مندوبین نے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی جس میں انڈین گورنمنٹ سے احترام اور تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے مقبرہ کے متعلق تحقیق کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ سب سے پہلے اس مقبرہ کی نشاندہی حضرت مرزا غلام احمد نے کی تھی۔

کانفرنس میں شرکت کے علاوہ خلیفۃ المسیح جو یہاں اپنی حرم، حضرت بیگم صاحبہ کیساتھ تشریف لائے ہوئے ہیں گوناگوں جماعتی مصروفیات میں منہمک ہیں۔ بہت سے برطانیہ اور دیگر متعدد ممالک کے اخباری نمائندوں اور پریس فوٹو گرافروں کو آپ انٹرویو دے چکے ہیں۔ اسی طرح ریڈیو کے کئی نمائندوں اور بی بی سی ٹیلیویژن کے نمائندے نے بھی آپ کا انٹرویو ریکارڈ کیا ہے۔

۳۱ر مئی ۱۹۷۸ء کو ہیتھرو ایئرپورٹ پر اُترنے کے بعد گیمبیا کے ہائی کمشنر، کانفرنس کے کنوینر امام مسجد لندن مسٹر بی۔ اے رفیق، سر ظفر اللہ خان اور پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ موٹروں کے ایک قافلہ کے ساتھ ایئرپورٹ سے پٹنی میں واقع مسجد لندن روانہ ہوئے جہاں آپ کے ایک ہزار متبعین آپ کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ ایئرپورٹ سے مسجد لندن کے راستہ میں جگہ جگہ آپ کی جماعت کے افراد نے جنہوں نے خیر مقدمی قطعات اٹھائے ہوئے تھے آپ کی موٹر کار کی طرف جس پر جماعت کا سفید اور کالے رنگ کا ایک چھوٹا سا آرائشی نشان آویزاں تھا ہاتھ ہلا ہلا کر آپ کا استقبال کیا۔

مسجد لندن پہنچ کر خلیفۃ المسیح نے تمام دنیا سے آئے ہوئے مندوبین اور برطانیہ کے احمدیوں سے جن میں سے بیشتر برطانیہ کے شمالی علاقوں اور مڈلینڈ سے بسوں اور موٹر کاروں کے ذریعہ لندن آئے تھے ملاقات فرمائی اور ان سے باتیں کیں۔

کانفرنس کے افتتاح کے روز (یعنی ۲ر جون ۱۹۷۸ء کو آپ نے مسجد لندن میں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ بدھ کے روز (یعنی ۷ر جون ۱۹۷۸ء کو) آپ نے اس استقبالیہ میں شرکت فرمائی جس کا اہتمام آپ کے اعزاز میں ممبر پارلیمنٹ مسٹر ٹام کاکس نے دارالعوام میں کیا تھا۔"

(سنڈے مرکری مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۷۸ء)

"وہ شخصیت جس کے کندھوں پر رہنمائی کی ذمہ داری ہے"

یہ ہے وہ عنوان جس کے تحت مڈلینڈ، برطانیہ کے ہفتہ وار اخبار "سنڈے مرکری" نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کا اپنے قارئین سے تعارف کرایا ہے۔ اُس کے اس تعارفی نوٹ کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے:-

"حضرت مرزا ناصر احمد مسیح موعود کے تیسرے جانشین اور خلیفہ ہیں۔ آپ نومبر ۱۹۰۹ء میں انڈیا کے ایک دیہی قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے اور نومبر ۱۹۶۵ء میں خلیفۃ المسیح الثالث کی حیثیت سے آپ کا انتخاب عمل میں آیا۔

بہت چھوٹی عمر میں آپ نے پورا قرآن مجید حفظ کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے آپ نے عربی میں آنرز کی ڈگری لی۔ اس کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں سے فلاسفی اور عربی میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں آپ نے بےلیئل کالج آکسفورڈ میں اپنی تعلیم جاری رکھی اور وہاں سے آنرز کی ڈگری لی۔ آپ کئی زبانوں میں گفتگو کرنے پر قادر ہیں۔

۱۹۴۴ء میں آپ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور اس عہدہ پر جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ منتخب ہونے تک فائز رہے۔

آپ کی زیر ہدایت و نگرانی افریقہ کے متعدد ممالک میں بہت کثیر تعداد میں سکولوں، طبی مراکز اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ نیز بہت سے اخبار اور رسالے بھی جاری ہوئے ہیں اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں میں بہت وسعت پیدا ہوئی ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد ۱۸۳۵ء میں قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ اُس وقت قادیان ایک گاؤں کی حیثیت رکھتا تھا اور بہت کم لوگوں نے اس کا نام سُنا تھا۔ لیکن اس دور افتادہ گاؤں سے ہی اسلام کی ایک ایسی زبردست تبلیغی مہم کا آغاز ہونا مقدر تھا جسے دیکھ کر دنیا نے حیرت زدہ ہو جانا تھا۔ اسی گاؤں میں ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ معرضِ وجود میں آئی جس نے آگے چل کر دنیا میں تبلیغ اسلام کی زبردست مہم کا آغاز کیا۔

حضرت مرزا غلام احمد نے قرآنی تعلیم کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا کہ مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر انہیں صلیبی موت سے نجات عطا کی۔ آپ نے اس بارہ میں ذاتی طور پر تحقیق کر کے ثابت کیا کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیح (علیہ السلام) فلسطین سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے اور وہیں انہوں نے طبعی موت سے وفات پائی۔

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا پہلا مطالبہ — "سادہ زندگی"

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات

مرتبہ: مکرم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) ربوہ

(۲)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سادہ زندگی اختیار کرکے اشاعت اسلام کے لئے روپیہ بچانے اور دینی و دنیوی ترقیات اور معاشی اصلاح کے لئے جو زبردست ہدایات فرمائیں۔ ان میں سے ایک کھانا۔ ایک سالن اور اپنی ہر قسم کی بیاہ شادیوں وغیرہ کی دعوتوں میں کم سے کم خرچ کرنے کے ارشادات کے ساتھ مردوں اور عورتوں کو لباس کے لئے زیادہ جوڑوں سے بھی ممانعت فرمائی۔ زیورات کے تعلق میں بھی مناسب راہنمائی فرمائی بلکہ احمدی ڈاکٹروں اور طبیبوں کو کم قیمت دواؤں کی تلقین کی اور پھر زمانہ حاضرہ کی بعض بدترین لعنتوں کی نشاندہی کرکے ان سے پوری طرح بچنے کی نصائح فرمائیں جو نہ صرف ضیاع مال کا باعث ہیں بلکہ انسانوں کے اخلاق کے لئے تباہ کن ہیں۔ مثلاً:۔

سینما اور تماشے:

سینما اور تماشے کے متعلق فرمایا کہ:۔

(۱) "سینما اور تھیٹروں وغیرہ پر بھی ملک کی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۱۲۶)

(۲) "میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما، سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے بکلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدروقیمت کو سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

(۳) "سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے۔"

(۴) "نمائش وغیرہ کے موقع پر تجارتی حصہ کو دیکھنا جائز ہے۔ کپڑے دیکھو بیج دیکھو۔ دوسری چیزوں کو دیکھو۔ اور ان سے اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے فائدے کی باتیں نکالو مگر تماشہ کا حصہ دیکھنا جائز نہیں۔"

خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء

مندرجہ الفضل جلد ۲۲ صفحہ ۶۶)

سینما بدترین لعنت ہے:

فرمایا کہ:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے۔ کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے۔ نہ کہ اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بے ہودہ فسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں اور شرفاء ان میں جاتے ہیں تو ان کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے اور ان کے بچوں اور عورتوں کا بھی جن کو وہ سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں۔ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

دعوت ولیمہ:

بیاہ شادی اور دیگر دعوتوں کے علاوہ دعوت ولیمہ میں بھی بعض لوگ بطور نمائش بے جا خرچ کرکے ضیاع مال کرتے اور مالی قربانیوں سے محروم رہتے ہیں اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں یہ ہدایت فرمائی کہ:۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا ہی ہوگا۔ جتنے ہمارے ہاں چھوٹے ہوتے ہیں حالانکہ ولیمہ میں دس بیس دوستوں کو بلا لینا کافی ترقی ہوتی ہے یا جیسا سنت ہے ایک بکرا ذبح کیا شوربا پکانا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

لڑکی والوں کی طرف سے زیور کپڑوں کا مطالبہ

بیاہ شادیوں میں بلا ضرورت اخراجات کی زیادہ اور غرباء کے لئے سخت مشکلات پیدا کرنے کا موجب ایک اور امر بھی ہے۔ اس کے بارہ میں حضورؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"شریعت نے صرف مہر مقرر کی ہے اس کے علاوہ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اس کے اور کوئی معنے میری سمجھ میں نہیں آتے۔ یہ خاوند کا کام ہے کہ اپنی بیوی کے لئے جو تحائف مناسب سمجھے لائے۔"

بلکہ یہاں تک فرمایا کہ:۔

"اگر مجھے علم ہوگا کہ کسی نکاح کے لئے زیور اور کپڑے وغیرہ کی شرائط لگائی گئی ہیں یا لڑکی والوں نے ایسی تحریک بھی کی ہے تو ایسے نکاح کا اعلان میں نہیں کروں گا۔"

(خطبات نکاح حصہ دوم صفحہ ۵۷-۵۸)

حق مہر:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حق مہر کے لئے ہدایت فرمائی کہ:۔

(الف) "مہر شریعت کے مطابق ضرور رکھواؤ اور اتنا ہی رکھو جو خاوند تکلیف میں نہ ڈالے اس کے بعد اس کی مرضی پر چھوڑ دو کہ بطور تحفہ جو کچھ مناسب سمجھے دے۔ خواہ زیور اور کپڑے ہزاروں لاکھوں کے لے آئے اور خواہ ایک پیسہ کے بھی نہ لائے۔"

(خطبات نکاح حصہ دوم صفحہ ۶۰)

(ب) "مہر بھی حد سے زیادہ مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں عام طور پر ایک ہزار روپیہ مہر ہوتا ہے۔ بعض زیادہ بھی ہیں۔ زیادہ ان حالتوں میں ہیں جن میں عورتوں کو شرعی حصہ نہیں مل سکتا۔ وہاں پر مہر آتا ہے کہ وہ کمی پوری ہو جائے مگر یہاں میں نے دیکھا ہے کہ معمولی معمولی آدمی دس دس اور پانچ پانچ ہزار مہر مقرر کرتے ہیں حالانکہ ان کی جائیدادیں اور آمدنیاں بہت ہی کم ہوتی ہیں بہرحال حیثیت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۰ء)

(ج) "میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمدنی کی ہے یعنی مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کرو۔"

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ء)

(د) "جو لوگ صرف دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں اور جو حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔ صحابہؓ کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے۔ پس ایسا ہی کرنا چاہیئے۔"

(خطبات نکاح حصہ اول صفحہ ۳۰-۳۸)

غرضیکہ سادہ زندگی اختیار کرنے اور بے جا مصارف سے ضیاع مال کو بچاتے ہوئے نہ صرف ہم خود بہت سی لعنتوں سے بچ سکتے ہیں بلکہ اپنا روپیہ بچا کر اشاعت اسلام میں خرچ کر سکتے ہیں یہ وہ کام ہے کہ جس کی برکت سے آج جماعت احمدیہ اکناف عالم میں اسلامی مشن قائم کرنے اور تراجم قرآنی شائع کرنے میں کامیاب ہو رہی ہے جس پر دوسرے رشک کرتے ہیں۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسٹر عبدالکریم صاحب رازی مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید

محترم ماسٹر عبدالکریم صاحب رازی ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر ملازمت کی۔ جوانی کے زمانہ میں ہی نماز تہجد اور کثرت سے ذکر الٰہی کی عادت تھی۔ آپ سنایا کرتے تھے کہ جب کسی بزرگ اسلام کے حالات کا ذکر آتا۔ دعا کرتے تو رات کو خواب میں ان کی یا اُن کے مزار کی زیارت ہو جاتی۔ بہت سے بزرگوں کی زیارت کے بعد جب حضرت علیؓ کی زیارت ہوئی تو شوق پیدا ہوا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہو۔ اس پر غیب سے آواز آئی کہ

جب تک اپنے وقت کے مامور
کو نہ مانو گے اس وقت تک
رسول پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہو سکتی

اس دوران عبادات اور مجاہدات کرتے رہے کچھ عرصہ بعد نومبر ۱۹۲۵ء میں ایک مناظرہ موضع پرجیاں کلاں ضلع جالندھر میں ہوا جس میں شامل ہو کر تمام تقریریں سنیں۔ رات کو جہاں مبلغین سلسلہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں پہنچے۔ ان کے کلام سے مستفیض ہوئے۔ دل کو بہت حد تک تسلی ہوئی لیکن ایک بات کے متعلق تسلی نہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے۔ اس وسوسہ کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ یا اللہ حضرت اویس قرنی رح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور دکھایا تھا تو وہ ایمان لے آئے تھے۔ میں بھی تیرا عاجز بندہ ہوں۔ اگر واقعی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود نبی ہیں تو مجھے بھی وہ نور دکھا تاکہ میں ایمان سے محروم نہ رہ جاؤں!

صبح تہجد کے بعد اللہ تعالیٰ نے چودھویں رات کے چاند کے برابر نور کا قرص گاؤں کے شمال کی طرف دکھایا (قادیان ان کے گاؤں کے عین شمال میں تھا) ساتھ ہی غیب سے آواز آئی کہ:۔

اب اگر انکار کیا تو آج تک
کی مجاہدات اور عبادتیں کی
ہیں سب ضائع ہو جائیں گی۔

آنکھ کھلتے ہی اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کہا بیعت کا پختہ ارادہ کر لیا۔ قادیان جا کر ۱۹۲۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

ماسٹر صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب پہلے ہی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی تبلیغ سے احمدی ہو چکے تھے۔ آپ کی والدہ صاحبہ اور بڑے بھائی عبدالرحیم صاحب نے بھی آپ کی تبلیغ سے احمدیت قبول کر لی۔

بیعت کے بعد رشتہ داروں اور غیروں کی طرف سے مخالفت شروع ہوئی محترم ماسٹر صاحب نے بتایا کہ:۔

ملازمت کے دوران جہاں کہیں ہیڈ ٹیچر رہا۔ ہندوؤں۔ آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے بھی بہت مخالفت ہوئی۔ زیادہ عرصہ تحصیل نکودر (ضلع جالندھر) کے سکولوں میں کام کیا۔ ۱۹۳۴ء کے قریب کا واقعہ ہے کہ محکمہ تعلیم کے بعض متعصب افسران نے اعلانیہ مخالفت کا اظہار کیا۔ ایک دن چار تعلیم کے محکمے افسر اے ڈی آئی اور ایک بڑا افسر ڈی آئی جالندھر سے ایک کار میں سوار ہو کر اس ارادہ سے چلے کہ ماسٹر عبدالکریم کو ضرور موقوف کرنا ہے۔ گرمی شدت کی تھی جب یہ افسر جالندھر سے پرجیاں پہنچے اور وہاں کے سکول کا معائنہ کرانے کے بعد روانہ ہوئے تو ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ڈی آئی بے ہوش ہو گیا۔ قریب کے کنویں سے پانی لیا اور اس کے منہ میں ڈالا تو اس کو ہوش آیا۔ ساتھیوں نے کہا کہ اب سیدھے ہسپتال چلیں لیکن ڈی آئی نے اصرار کیا کہ ہم نے ماسٹر عبدالکریم کو موقوف کرنا ہے۔ بالوکی سکول میں ضرور چلو۔ جب ایک دو فرلانگ اور گئے تو وہ پھر بے ہوش ہو گیا۔ اس کے منہ میں پانی ڈالا گیا۔ ہوش آیا تو کہنے لگا کہ ماسٹر عبدالکریم کا سکول کہاں ہے۔ اس کو ضرور موقوف کرنا ہے۔ تیسری دفعہ پھر بے ہوش ہوا تو دوسرے افسروں نے ڈرائیور سے کہا کہ جلد سیدھے ہسپتال پہنچا دو۔ وہاں پر ڈاکٹر نے دیکھ کر کہا کہ میرے علاج سے باہر ہے اس کو سول ہسپتال جالندھر لے جاؤ۔ جالندھر پہنچے تو سول سرجن نے کہا کہ یونانی حکیم سے علاج کراؤ۔ میری سمجھ سے باہر ہے۔ چنانچہ جالندھر سے ریل میں دہلی پہنچے۔ حکیم اجمل خان کے دواخانہ میں گئے تو وہاں حکیم صاحب نے کہا کہ مردہ کو لئے پھرتے ہو۔ جلد واپس لے جاؤ تاکہ گھر میں جا کر فوت ہو۔ واپسی پر انبالہ کے قریب فوت ہو گیا اور نعش ہی جالندھر آئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت کے بہت سے زندہ نشانات دکھائے۔

بیعت کے بعد جلد ہی چندہ باقاعدہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ اخبار الفضل بھی اپنے نام لگوا لیا تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشادات اور مرکز کے حالات سے باخبر رہیں۔ چند ماہ بعد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی کر دی اور جو تحریک بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے ہوئی اس پر لبیک کہا۔ تحریک جدید کے چندوں میں پیش پیش تھے اور اپنی بیوی اور تمام بچوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں شامل کیا۔ حضرت مصلح موعود رض کے دہلی کے جلسہ میں شمولیت نورمحل ضلع جالندھر سے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی اس خواہش پر کہ احمدی احباب اپنے بچوں کو قادیان کے سکولوں میں تعلیم کے لئے داخل کریں آپ نے اپنے چاروں بیٹوں کو باری باری قادیان کے ہائی سکول میں تعلیم دلوائی۔ ان میں سے ایک بیٹا عبدالرشید رازی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہائی سکول کے بعد مدرسہ و جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر کے سلسلہ احمدیہ کا خادم مبلغ بنا۔ اسے افریقہ کے مغربی و مشرقی حصہ میں خدمت سلسلہ کے علاوہ جزائر فیجی میں بھی ۲½ سال تک کام کرنے کا موقعہ ملا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہر تحریک پر باوجود بڑھاپے کے شوق سے حصہ لیا۔ چنانچہ تعلیم القرآن، وقف عارضی۔ نصرت جہاں فنڈ۔ فضل عمر فاؤنڈیشن اور صد سالہ جوبلی فنڈ میں حتی المقدور حصہ لیتے رہے۔

محترم ماسٹر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض نے ۱۹۴۲ء کے آخر میں آپ کو قرآن پاک سے عشق رؤیاء کشوف اور مالی قربانیوں کی وجہ سے "رازی" کا خطاب دیا تھا۔

آپ نے ہمیشہ کوشش کی کہ قادیان بار بار زیارت کے لئے جائیں چنانچہ جلسہ سالانہ میں ہمیشہ شریک ہوتے رہے بہرحال باوجود سفر کی مشکل کے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ قادیان اور پھر ربوہ میں باقاعدگی سے تشریف لاتے مجلس مشاورت کے موقعہ پر اکثر نمائندہ یا زائر کے طور پر قادیان اور ربوہ حاضر ہوتے ساہیوال کے قریب بڑی جماعت کے کچھ عرصہ پریذیڈنٹ بھی رہے۔ ساہیوال، راولپنڈی اور ربوہ میں محلہ کی مساجد کی رونق بنے رہے۔ کوشش کرتے کہ ہر نماز مسجد میں ہی ادا کرتے۔ چونکہ قیام پاکستان سے قبل ملازمت کے دوران مسجد میں باجماعت نماز کی کمی شدت سے محسوس کرتے رہے اس لئے پاکستان بننے کے بعد جہاں بھی قیام کیا وہاں مساجد میں شوق سے کوشش کر کے باجماعت نماز ادا کرتے۔ اسی سلسلہ میں ایک دن راولپنڈی میں قیام کے دوران احمدیہ مسجد نور میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد جب سڑک عبور کرنے لگے تو ایک سائیکل سوار نے ٹکر مار کر گرا دیا۔ آپ کے کولہے پر چوٹیں آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور صحت ہوئی۔ ایک ٹانگ چھوٹی ہو جانے کی وجہ سے جھک کر چلنا شروع کیا مگر مسجد میں نماز باجماعت کا شوق پہلے سے بھی زیادہ بڑھا۔

آپ جہاں بھی رہے۔ تبلیغ اور اخلاقی پہلو کو مدنظر رکھا۔ احمدیت کا نمونہ رہے۔ سلسلہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی۔ ہمیشہ جماعت کی ترقی کے لئے دعا گو رہے۔

راولپنڈی میں قیام کے دوران تحریک جدید کی مالی آمد کی کمی پر انہیں تحریک کی گئی کہ مخلص اور مخیر احباب اپنی قربانی سے اس میں کم از کم ایک ہزار روپیہ دے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ نے سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر بڑھاپے اور آخر عمر کے لئے محفوظ رقم کو معاونین خصوصی میں پیش کر دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء!

محترم ماسٹر صاحب کی وفات ۲۳ اپریل ۷۷ء کو ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر نماز جنازہ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی۔ اور موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام سے نوازے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

○

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانوی اخبار کا تعارفی نوٹ — بقیہ)

"۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد نے دعویٰ کیا کہ بائبل اور قرآن کی پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے انہیں مسیح موعود کے منصب پر فائز کیا ہے۔ پختہ ایمان کی قوت، کامل للّٰہیت اور افرادِ جماعت کی بے لوث قربانیوں کے طفیل یہ جماعت احمدیہ اسلام کے دائرہ کے اندر شدید مصائب اور مخالفت کے باوجود اُس دن سے لے کر آج کے دن تک مسلسل ترقی کرتی چلی آرہی ہے۔"

("سنڈے مرکری" بابت ۱۸ جون ۱۹۷۸ء)

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۷۶

میں امۃ المجید مسرت بنت صوفی عبدالمجید احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۵۰ روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ المجید مسرت بنت صوفی عبدالمجید احمد صاحب میرپور آزاد کشمیر۔

گواہ شد۔ محمد اسلم ایاز ولد حاجی محمد رمضان صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد فیروز الدین ولد چوہدری فقیر محمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۶۷۷

میں سید مودود احمد ولد سید محمود احمد صاحب قوم سید بخاری پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن موسے والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۴ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سید مودود احمد ولد سید محمود احمد شاہ صاحب موسیوالہ سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ۔

گواہ شد۔ راجہ ناصر احمد وصیت ۱۵۳۲۴ دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۶۷۸

میں سیدہ شاہدہ بانو زوجہ سید مودود احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن موسیٰ والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی چوڑیاں دو عدد کانٹے ایک جوڑی۔ انگوٹھی ایک عدد۔ کل وزن ۲ تولہ مالیت -/۱۳۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ۔ سیدہ شاہدہ بانو زوجہ سید مودود احمد صاحب موسیٰ والہ سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ سید مودود احمد ولد سید محمود احمد شاہ صاحب موسیٰ والہ سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۶۷۹

میں محمد طارق محمود ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد۔ محمد طارق محمود ولد چوہدری نذیر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد احمد جلیل ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ حفیظ احمد محمود شاہد وصیت ۲۹۶۳۲ مقیم دارالصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۶۸۰

میں دین محمد منگلی ولد کریم بخش صاحب، قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ دین محمد منگلی ولد کریم بخش صاحب دارالصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ مقبول احمد خادم ولد چوہدری محمد اسماعیل صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اسلم ایاز ولد حاجی محمد رمضان صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۶۸۱

میں محمد شفیع ولد عالم دین صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ حجام عمر ۵۰ سال بیعت جنوری ۱۹۵۷ء ساکن پرانی انارکلی لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۵ روپیہ بصورت کاروبار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد شفیع ولد عالم دین صاحب [illegible] پرانی انارکلی لاہور۔

گواہ شد۔ محمد اسحاق چوہدری وصیت ۱۶۹۱۳ صدر حلقہ پرانی انارکلی لاہور

گواہ شد۔ صفدر جنجوعہ [illegible] ولد نذیر احمد صاحب ۱۲/۱ ایڈورڈ روڈ لاہور

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد حاجی کریم چوہدری عبدالعزیز صاحب [illegible] کو بعمر قریباً [illegible] سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم ۱۹۱۵ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے ساتھ تہجد گذار اور تبلیغ کا شوق رکھتے تھے۔ جنازہ راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

احباب مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری جاوید اختر دارالصدر غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرہ وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اور اپنی محبوب جماعتوں کو نئی راہیں بتاتا ہے اور انہیں نئے طریقے سکھاتا ہے۔ نئے نئے طریقوں سے انہیں ترقی دیتا چلا جاتا ہے ... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ایک طریقہ یا سبیل یا ایک راہ یا ایک صراط "وقفِ جدید" کی شکل میں ہمارے سامنے رکھی ہے اور وقفِ جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔" (خطبہ جمعہ ۷ جنوری ۱۹۷۲ء)

امراء کرام اور صدر صاحبان سے التماس ہے کہ براہِ مہربانی حسب فیصلہ شوریٰ ۱۹۷۸ء یکم جولائی سے ۱۰ جولائی تک مقامی جماعتوں میں وقفِ جدید کا عشرہ منایا جائے اور درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ دی جائے:۔

۱۔ احباب جماعت کے سامنے وقفِ جدید کی اہمیت اور افادیت بار بار بیان کی جائے۔

۲۔ چندہ وقفِ جدید کی اقل شرح ۱۲/- روپے سالانہ ہے۔ وقفِ جدید خدا تعالیٰ کی دکھائی ہوئی ترقی کی سبیل ہے لہٰذا کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی فرد اس کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

۳۔ صاحبِ حیثیت بھائیوں اور بہنوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ ۵۰۰/- روپیہ یا ۱۰۰۰/- روپیہ یا حسبِ توفیق اس سے زائد چندہ دے کر وقفِ جدید کے معاونینِ خصوصی میں شمولیت اختیار فرمائیں۔

۴۔ جو جماعتیں ابھی تک شامل نہیں ہیں انہیں بھی ضلعوار نظام کے ذریعہ وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے۔

۵۔ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی طرف خاص توجہ دی جائے اور جمع شدہ رقوم بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۹ ستمبر کو ہوگا

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۹ تبوک ۱۳۵۷ ہش مطابق ۹ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا۔ ایسے احمدی طلباء جو زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہوں وہ مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کر لی جائے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اس لئے میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان طلباء بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم امانت اللہ صاحب بٹ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۶ جون کی رات آٹھ بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا میو ہسپتال لاہور میں پتہ کا اپریشن ہوا تھا۔ نیک، بزرگ اور دعا گو خاتون تھیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناصر اقبال بٹ ۴۳/۱۶ دار الرحمت وسطی ربوہ)

فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس

امسال فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس مورخہ ۱۰ جولائی سے ۲۴ جولائی ۱۹۷۸ء تک مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی لہٰذا جملہ امراء کرام و مربیانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے طلباء و طالبات کو شمولیت کے لئے تاکیدی طور پر تحریک فرما دیں۔ اس کلاس میں شمولیت کرنے والے طلباء کی فہرست نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور طالبات کی فہرست کی اطلاع حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں جلد از جلد بھجوا دی جائے۔

(قائمقام ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقفِ عارضی، تعلیم القرآن)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند کیمسٹری، فزکس، ریاضی اور جغرافیہ کے مضامین میں ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ایم۔ ایڈ، بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔

خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کے فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

تعلیم القرآن کلاس کی طالبات کے لئے ضروری اعلان

فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۰ جولائی سے دو ہفتے کے لئے شروع ہو رہی ہے آنے والی طالبات ۹ جولائی کو ربوہ پہنچ جائیں اور اپنا نام دفتر لجنہ مرکزیہ کے رجسٹر میں لکھوا دیں۔ طالبات کی رہائش کا انتظام مہمان خانہ مستورات میں ہوگا۔ لجنات آنے والی طالبات کی تعداد کی فوری طور پر اطلاع دیں کہ کتنی طالبات آ رہی ہیں۔

ہر آنے والی لڑکی اپنے ساتھ ایک پلیٹ، چمچ، پیالی، گلاس نیز موسم کے مطابق بستر لائے۔

مڈل سے کم تعلیم کی لڑکیاں نہ آئیں کیونکہ ان کے لئے کلاس کے اسباق سمجھنے مشکل ہوں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ مردان کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مردان صوبہ سرحد کے زیرِ اہتمام ایک تربیتی کلاس ۶، ۷ جولائی ۱۹۷۸ء بروز جمعرات و جمعہ مسجد احمدیہ بکٹ گنج مردان میں منعقد ہو رہی ہے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد سے درخواست ہے کہ اس تربیتی کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور کثیر تعداد میں تشریف لا کر مقامی مجلس کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ مرکز سے محترم صدر صاحب اور دوسرے علماء تشریف لا رہے ہیں۔

(قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد)

درخواستِ دعا

میرے ایک عزیز مکرم رشید احمد صاحب قریشی رحیم یار خاں سے مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی بچی عزیزہ روبینہ رشید کو سانس کی تکلیف ہے اور گاہے خون کی قے بھی ہو جاتی ہے۔ عزیزہ سول ہسپتال رحیم یار خاں میں زیر علاج ہے نیز محترمہ بیگم رشید صاحبہ جو مقامی لجنہ کی سرگرم ممبر ہیں شوگر کی مریضہ ہیں۔ قارئین کرام سے دونوں کی صحت یابی اور کام والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴